السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا جمعہ کی نماز کے لیے نہا کر جانا لازمی ہے یا مباح ہے۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جمعہ کے دن نماز جمعہ کی تیاری کے وقت غسل کرنا سنت ہے، اور افضل یہ ہے کہ یہ مسجد جانے کے وقت کیا جائے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جب تم میں سے کوئی جمعہ کے لیے جائے تو غسل کرے"

صحیح بخاری الجمعۃ حدیث نمبر (882) یہ الفاظ بخاری کے ہیں، صحیح مسلم الجمعۃ حدیث نمبر (845)۔

اور اگر اس نے دن کی ابتداء میں غسل کر لیا ہو تو وہ بھی کافی ہے، کیونکہ جمعہ کے روز غسل کرنا سنت مؤکدہ ہے، اور بعض اہل علم اسے واجب کہتے ہیں، اس لیے جمعہ کے روز غسل کرنے کا اہتمام کرنا چاہیے، اور افضل یہ ہے کہ جب جمعہ کے لیے جانے لگے تو غسل کرے، جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے۔

کیونکہ ایسا کرنا صفائی کے لیے زیادہ بہتر ہے، اور کریہہ قسم کی بدبو کو ختم کرنے کے لیے زیادہ صحیح ہے، اس کے ساتھ ساتھ خوشبو اور بہتر لباس کا اہتمام کیا جائے، اسی طرح اسے چاہیے کہ وہ جب جمعہ کے لیے جائے تو خشوع کا خیال رکھے، اور چھوٹے چھوٹے قدم اٹھائے، اس لیے کہ قدموں کے ساتھ خطائیں معاف ہوتیں اور اللہ تعالی درجات بلند فرماتا ہے۔

لہذا اسے خشوع کا خیال رکھنا چاہیے، اور جب مسجد پہنچے تو دایاں پاؤں اندر رکھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ پر درود پڑھ اور بسم اللہ کہہ کر یہ دعا پڑھے :

«اعوذ باللہ العظیم وبوجہہ الکریم وسلطانہ القدیم من الشیطان الرجیم، اللہم افتح لی ابواب رحمتک»

پھر اس کے مقدر میں جتنی نماز ہو وہ ادا کرے، اور دو اشخاص کے مابین تفریق نہ کرے، اس کے بعد بیٹھ کر تلاوت کرے یا پھر ذکر و استغفار کرتے ہوئے یا پھر خاموشی کے ساتھ امام کا انتظار کرے، اور جب امام خطبہ دے تو بالکل خاموشی سے سنے، اور پھر امام کے ساتھ نماز ادا کرے۔

اگر وہ ایسا کرتا ہے تو اس نے خیر عظیم کا عمل کیا۔

صحیح حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جس نے غسل کیا اور جمعہ کے لیے آیا اور اللہ تعالی نے اس کے مقدر میں جتنی نماز رکھی تھی وہ ادا کی پھر خاموشی سے امام کا خطبہ سنا حتی کہ خطبہ سے فارغ ہوا اور پھر اس کے ساتھ نماز ادا کی تو اس جمعہ اور اس سے قبل جمعہ کے مابین اس کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں، اور اس سے تین یوم کے زیادہ"

صحیح مسلم الجمعۃ حدیث نمبر (1418)۔

یہ اس لیے کہ ایک نیکی دس نیکیوں کی مثل ہے۔

مجموع فتاوی ومقالات متنوعۃ فضیلۃ الشیخ علامہ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز رحمہ اللہ (404/12)۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتوی

فتوی کمیٹی